نمبر ۵۳ | ۱۰ رجب سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۹ اکتوبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے ۞

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی صحت کے لئے احباب مسلسل دُعا کرتے رہیں ۞

مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مبلغ انگلستان کی والدہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۞

بنگہ ضلع جالندھر کے مناظرہ پر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی ظہور حسین صاحب مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب تشریف لے گئے ہیں ۞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کی مخلوق سے بے مثال محبت و ہمدردی

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ ایک طرف انبیاء و رسل اور خدا تعالیٰ کے مامورین اہل دُنیا سے نفور ہوتے ہیں اور دوسری طرف مخلوق کے لئے ان کے دل میں اس قدر ہمدردی ہوتی ہے۔ کہ وُہ اپنے آپ کو اس کے لئے بھی خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اور خود ان کی جان جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فلعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین۔ یہ کس قدر ہمدردی اور خیر خواہی ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں فرمایا ہے۔ کہ تو ان لوگوں کے مومن نہ ہونے کے متعلق اس قدر ہم و غم نہ کر۔ اس غم میں شائد تو اپنی جان دیدے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ ہمدردیٔ مخلوق میں کہاں تک بڑھ جاتے ہیں۔ اس قسم کی ہمدردی کا نمونہ کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔ یہاں تک کہ ماں باپ اور دُوسرے اقارب میں بھی ایسی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ مخلوق تو انہیں کاذب اور مفتری کہتی ہے اور وُہ مخلوق کیلئے مرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو۔ کہ یہ ہمدردی والدین میں بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ وُہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ اولاد سرکش اور نافرمان ہے۔ یا اور نقص اس میں پائے جاتے ہیں۔ تو آخر اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر انبیاء و رسل کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ وُہ مخلوق کو دیکھتے ہیں۔ کہ ان پر حملے کرتی اور ستاتی ہے۔ لیکن وُہ اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

ایک مخلص احمدی کا بھٹنڈا سے تبادلہ

جناب بابو عبد الغنی صاحب بی۔ اے الیکٹرک انچارج بھٹنڈا سے تبدیل ہوکر امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ جماعت احمدیہ بھٹنڈا کے روح رواں تھے۔ آپ کے اعزاز میں بعض دوستوں نے فرداً فرداً دعوتِ طعام دی۔ اور ایڈریس پیش کئے۔ جن کے جواب میں بابو صاحب موصوف نے جماعت کو بہت نصائح کیں۔ خصوصاً فراہمی چندہ اور تبلیغ پر بہت زور دیا۔

نامہ نگار الفضل ؂

سپاس تعزیت

میرے لختِ جگر فضل الرحمٰن کی وفات پر بہت سے اصحاب نے مجھے ہمدردی کے خطوط لکھے۔ جن کا جواب فرداً فرداً دینے سے میں قاصر ہوں اس لئے سب احباب کا شکریہ اخبار کے ذریعہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار برکت علی خاں گورنمنٹ پنشنر امیر جماعت احمدیہ گجرات ؂

ضرورت ملازمت

خاکسار ایک نوجوان جے وی تربیت یافتہ نارمل سکول کرنال ہے۔ تجربہ ملازمت پانچ سالہ ہے۔ اگر کوئی صاحب خاکسار کی ملازمت کے متعلق انتظام فرما سکیں۔ تو بڑی ہی شفقت اور غریب پروری ہوگی۔ خاکسار عطا محمد احمدی۔ جے۔ وی ٹیچر ساکن خضر آباد تحصیل کھرڑ ضلع انبالہ ؂

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا ایک مقدمہ ایک مخالف پر چل رہا ہے۔ جس کی تاریخ ۸ر نومبر ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھ کو کامیاب کرے۔ خاکسار محمد نظیر شاہجہانپور ؂

۲۔ جملہ احباب میرے بھائی محمد لقمان صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار الٰہی بخش منڈی پتوکی ضلع لاہور

۳۔ احباب دعا فرمائیں۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے مجھ کو اور میرے اہل و عیال کو دینی اور دنیوی فلاح و بہبود اور دلی مقاصد میں کامیابی اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ احمد اللہ۔ نوشہرہ۔

۴۔ میں چند روز سے بیمار ہوں احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ میری صحت کے لئے اور میری بیوی بچوں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فقیر احمد خان چھاؤنی جالندھر

دعائے مغفرت

مولوی بشیر احمد صاحب مولوی فاضل مڈل ٹیچر لدھیانہ چند روز بیمار رہ کر فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم ایک بیوہ اور ۲ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گیا ہے۔ دوست مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ؂ خاکسار سردار حسین شاہ از قادیان ؂

مرثیہ ملک فضل الرحمٰن مرحوم گجراتی

از نتیجۂ فکر جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر

صبر کر صبر اے دلِ غم دیدہ و اندوہگیں۔
یاد کر قولِ ان رب اللہ مع الصابرین

نوجواں کی موت پھر ایسے جواں کی موت ہو
جس کی رگ رگ میں بھرا ہو ذوقِ خدمت ہائے دیں

کیوں کہیں موت اس کو یہ تو ہے حیاتِ طیبہ
وصلِ دلدارِ ازل ہے۔ وصلِ ختم المرسلیں

خوش نصیب اے فضل رحمٰں خوش نصیبی پر تری۔
رشک کرتے ہونگے دل میں سینکڑوں انصار دیں

یہ تو سب سچ ہے۔ مگر تیری جدائی شاق ہے۔
اے گلِ نورستہ ایسی جلد پیوندِ زمیں۔

نوجوانی میں خدا ترسی تھی تیری بے نظیر
قابلِ تقلید تھا ضبطِ شبابِ آتشیں

وہ تری اٹھتی جوانی۔ وہ ترا ذوقِ عمل
اک نمونہ تھا سبق آموز۔ ہمت آفریں

تو تھا اک گلدستۂ امید ہائے دل نواز
تو تھا اک باغیچۂ صد آرزوئے دلنشیں

آفتابِ صبح سر ما تھا۔ ترا عہدِ شباب
بادلوں نے موت کی۔ ڈالی نقابِ سرمگیں

اے ہلالِ عید تو چمکا چمک کر چھپ گیا۔
اب نکلنے کی ترے امید بھی کوئی نہیں۔

تو جہادِ دیں کی تیاری میں رخصت ہوگیا
کاش کھلنے پاتے تیرے جوہرِ تبلیغِ دیں۔

تو بھی خادم کی طرح ہوجاتا خادم دین کا
تیرا لوہا مان جاتے دشمنانِ نکتہ چیں

تیری مرگِ ناگہانی صدمۂ قومی ہوئی۔
دے خدا نعم البدل ایسا کہ ہو فخرِ زمیں۔

نوجوانی میں دلیری۔ اور جوشِ دیں ترا
قدسیوں کے ساتھ کر دے گا تجھے محفل نشیں

بارگاہِ حضرتِ احمدؐ میں ہے تو باریاب
مل رہا ہوگا تجھے بھی خلعتِ صد آفریں

تیری تربت عنبریں ہو اے عزیزِ محترم
خانداں تیرا خدا کے فضل سے ہو ہم قریں

رحمتِ حق برسے تیرے خانداں پر رات دن
تیرا گھر ہو وارثِ افضالِ رب العالمیں ۴

ہو قوی بازو ترے حق کوشِ خادم بھائی کا ۴
نصرتِ باری ہو تیرے بدلے اس کی ہمنشیں

اے خدا ہو دینِ احمدؐ۔ نور بخشِ کائنات
دشمنانِ دین بھی ہوجائیں خود انصارِ دیں۔

یہ دعائے گوہرِ خستہ خدایا کر قبول
تیری قدرت ہو۔ بتائیدِ امیر المومنیں

خاتم النبیین نمبر کے آپ کو کتنے پرچے مطلوب ہیں

احباب کرام کو اطلاع دی جاچکی ہے۔ کہ سیرت النبیؐ کے جلسوں کے موقعہ پر خاتم النبیین نمبر نکلے گا۔ اس لئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک مقام کے سکرٹری صاحبان دوسرے بھائیوں سے فیصلہ کرکے اطلاع دیں۔ انہیں کس قدر پرچے خاتم النبیین نمبر کے مطلوب ہیں۔ مطلوبہ تعداد کا علم ۴۔ نومبر سے پہلے پہلے ہوجانا چاہیئے۔ کیونکہ لیتھو پریس پر پھر مزید چھپوایا نہیں جاسکتا۔ ہر سال یہ درخواست کی جاتی ہے۔ مگر احباب تساہل سے کام لیتے ہوئے آخری وقت پر ہی اطلاع دیتے ہیں۔ اور ہمیں مشکلات میں ڈالتے ہیں احباب کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ پرچے منگائیں۔ جواب کا امیدوار
مینیجر الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ پنجاب ؂

پنجاب ہائیکورٹ کی چیف ججی اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

کلکتہ ۲۵ر اکتوبر۔ اخبار "سٹار آف انڈیا" کلکتہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں میں قومی طور پر مشہور ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر کو جو کہ گزشتہ سال سر فضل حسین صاحب کے رخصت لینے کے موقعہ پر وائسرائے کی اگزکٹو کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں۔ سر شادی لال صاحب کی جگہ لاہور ہائیکورٹ کا چیف جج منتخب کیا جائے گا۔ جبکہ سر موصوف آئندہ سال اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے ؂ (نامہ نگار الفضل)

اعلان دارالانوار کمیٹی

حصہ داران دارالانوار کی خدمت میں یہ اطلاع کی جاچکی ہے کہ جو قطعات دارالانوار میں خالی ہوئے ہیں۔ ان میں سے جو قطعہ اپنے لئے پسند فرماتے ہوں۔ انتخاب کرلیں۔ اس تسلسل میں قطعہ نمبر ۱ اے کلاس ۸۔ کنال کے خالی ہونے کا بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ چاہیئے۔ کہ مطابق اعلان ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۵۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ رجب ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے

جلسوں کو شاندار بنانے اور غیر مسلم اصحاب کو شریک کرنے کی تحریک

تحریک کی وسعت اور اہمیت

سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مسلمانوں اور [غیر مسلم]وں کو صحیح۔ ضروری اور مفید واقفیت بہم پہنچانے اور [باہمی] تعلقات کی تلخی کو دور کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک مقررہ دن تمام ہندوستان میں اور جہاں ممکن ہو۔ بیرون ہند میں بھی جلسے منعقد کرنے۔ اور لٹریچر شائع کرنے کی جو تحریک فرمائی۔ اور جس پر کئی سال سے عمل ہو رہا ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے کئی رنگوں میں وسعت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اخبارات و رسائل ہر سال نہایت شان کے ساتھ اپنے خاص نمبر شائع کرتے ہیں۔ ہر خیال و عقیدہ کے مسلمان سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے منعقد کرتے اور کثرت کے ساتھ لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک کی قبولیت اور اہمیت ظاہر ہے۔ اور اس کے مفید اثرات نمایاں ؛

جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش

اب کے اس اصل تحریک کے ماتحت سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق جلسے منعقد کرنے کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶۔ نومبر مقرر فرمائی ہے۔ اگرچہ اس تاریخ کے آنے میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ تاہم چونکہ سیرت النبی ؐ کے جلسوں کو کامیاب بنانے۔ اور ان کے متعلق ضروری انتظامات کرنے کا احباب کرام کو کئی سال سے تجربہ ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کن پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ وہ اس تھوڑے سے عرصہ میں بھی ان جلسوں کو کامیاب و شاندار بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور ہر علاقہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسے منعقد کرانے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ان میں شریک ہونے کی تحریک کرنے کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن سعی سے کام لیں گے ؛

ضروری انتظامات

ہر جماعت کے ذمہ وار کارکن اصحاب کو اپنے علاقہ کے مقامات کی فہرستیں جلسے جلد مرتب کر لینی چاہئیں۔ جہاں پہلے جلسے منعقد ہوتے رہے ہیں۔ وہاں اب کے پھر جلسے منعقد کرانے میں تو بہت کچھ سہولت حاصل ہو گی۔ لیکن جہاں پہلے جلسے نہیں ہوئے۔ وہاں کے متعلق بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ضرور ہوں۔ اس کے لئے ہر مقام کے سرکردہ اور معزز اصحاب کو تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ انتظامات میں مدد دیں۔ اور جلسوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔ ان میں سے جو اصحاب تعلیم یافتہ ہوں۔ اور لیکچر دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ انہیں ضروری امداد بہم پہونچا کر لیکچر دینے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ اور جہاں ایسے آدمی نہ مل سکیں۔ وہاں اپنے آدمی بھیجنے کا انتظام کر دینا چاہیئے ؛

جلسوں میں غیر مسلم اصحاب کی شمولیت

علاوہ ازیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ غیر مسلم اصحاب ان جلسوں میں نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔ بلکہ ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق لیکچر بھی دلائے جائیں۔ مسلمان ہر مذہب وملت کے بزرگوں کا احترام کرنا اور ان کے محاسن کا اعتراف کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور جب کسی موقعہ پر انہیں دعوت دی جائے۔ وہ فراخ دلی کے ساتھ اُسے قبول کرتے ہیں۔ چنانچہ ہندو اخبارات اپنے بزرگوں کے متعلق جو خاص نمبر شائع کرتے ہیں۔ ان میں اعلےٰ پایہ کے مسلمان اہل قلم کے مضامین کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض تنگ خیال آریہ ان معزز ہندو اصحاب کو بے جا طعن وتشنیع کا نشانہ بنانے سے باز نہیں رہتے۔ جو بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کسی موقعہ پر اپنے جذبات عقیدت کا اظہار کریں۔ تاہم ہندوؤں میں ایسے اصحاب موجود ہیں۔ جو فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خراج عقیدت ادا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایسے غیر مسلم اصحاب میں روز بروز اضافہ ہوتا جائے ؛

سیرت النبی ؐ کے جلسوں کی ایک اہم غرض

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کی ایک بہت بڑی غرض یہ بھی ہے۔ کہ غیر مسلم اصحاب کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق صحیح واقفیت بہم پہونچائی جائے۔ تاکہ وہ لوگ جو تعصب اور ناواقفیت کی وجہ سے تحریر و تقریر کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ہودہ سرائی کر کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو خراب کرتے۔ اور ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں وہ باز آجائیں۔ اب یہ حالت کھلے طور پر تسلیم کر لی گئی ہے۔ کہ "ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے بزرگوں کے محاسن کا اظہار۔ ان کی عظمت کا اعتراف۔ اور ان کے ساتھ عقیدت کا اعلان کرتے ہیں۔ تو جذبات کی تلخی جس نے ہندوستان کو جہنم بنا رکھا ہے۔ کم ہوتی جاتی ہے" (پرتاپ ۲۸ اکتوبر) اسی غرض کو پیش نظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیرت النبی کے جلسوں کی بنیاد رکھی۔ اور ان میں غیر مسلم اصحاب کی شمولیت پر خاص زور دیا تھا۔ نیز فرمایا تھا۔ کہ غیر مسلم اصحاب اگر اپنے بانیانِ مذاہب کے متعلق اسی قسم کے جلسے منعقد کریں۔ تو مسلمان اور خاص کر احمدی مسلمان بڑی خوشی سے ان میں شریک ہونگے۔ اور اپنے جذبات عقیدت کا اظہار کریں گے ؛

اظہار رواداری کی ضرورت

پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کے محاسن کا اظہار۔ ان کی عظمت کا اعتراف اور ان کے ساتھ عقیدت کا اعلان مسلم وغیر مسلم جذبات کی اس تلخی کو جس نے ہندوستان کو جہنم بنا رکھا ہے۔ کم کرنے کا موجب بن رہا ہے۔ تو پھر ضروری ہے کہ مسلمانوں کی درخواست پر سمجھدار اور سنجیدہ مزاج غیر مسلم اور خاص کر ہندو اصحاب سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں شریک ہوں۔ اور ان میں سے جو اپنے خیالات کے اظہار کی قابلیت رکھتے ہیں۔ وہ اظہارِ عقیدت سے دریغ نہ کریں۔ "پرتاپ" کے الفاظ میں "ایسا ہونا ہر ایک لحاظ سے مناسب بھی ہے۔ جب ایک ملک میں مختلف مذاہب کے لوگ بستے ہوں۔ تو وہ اپنی رواداری کا اظہار اس سے بہتر طور پر نہیں کر سکتے۔ کہ وہ دوسرے مذاہب کے بانیوں کی زندگی۔ اور ان کی تعلیمات کے ان پہلوؤں پر اظہار رائے کریں۔ جن سے انہیں اتفاق ہو۔ اور جنہیں وہ خود بھی اچھا سمجھیں"

"رواداری کے معنی یہ ہیں۔ کہ اختلاف رکھتے ہوئے دوسروں کی

خوبیوں کا اعتراف کیا جائے۔ اختلاف نہ ہونے پر خوبیوں کا اعتراف کیا۔ تو کونسا تیر مارا؟" (پرتاپ ۲۸ر اکتوبر)

اظہار رواداری کی درخواست

اس لحاظ سے چاہیئے۔ تو یہ کہ غیر مسلم اصحاب خوخواہش کر کے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں شریک ہوکر اپنی رواداری کا ثبوت دیں۔ لیکن جب ان سے شمولیت کے لئے درخواست کی جائے۔ تو پھر انہیں اسے منظور کرنا اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔

غرض احباب کو سیرت النبی کے جلسوں کو کامیاب بنانے کے انتظامات کے سلسلہ میں غیر مسلم اصحاب کی جلسوں میں شمولیت کو خاص طور پر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور اپنی طرف سے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ آگے رواداری کا ثبوت دینا یا نہ دینا ان کا کام ہے اور ان کے رویہ سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ وہ کہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اظہار عقیدت کے لئے تیار ہیں۔

مسٹر پٹیل کا انتقال

اسمبلی کے پہلے ہندوستانی صدر اور کانگرس کے مشہور لیڈر مسٹر پٹیل کا ایک لمبی بیماری کے بعد سوئٹزرلینڈ میں انتقال ہوگیا۔

آپ ایک قابل اور سنجیدہ مزاج سیاست دان تھے۔ ایثار اور قوم پروری کے لحاظ سے بھی اعلےٰ پایہ رکھتے تھے۔ جرأت اور حوصلہ میں بھی مشہور تھے۔ محب وطن تھے۔ مگر جو کچھ بھی تھے۔ اپنی قوم کے لئے تھے۔ ہندوستان کی دوسری اقوام اور خاص کر مسلمانوں کے متعلق ان کا کوئی کارنامہ تو الگ رہا۔ کوئی معمولی سی بات بھی ایسی نہیں۔ جسے ان کی قابل ذکر یادگار سمجھا جائے ہاں بعض متعصب اور کینہ ور ہندو لیڈروں کی طرح انہوں نے کبھی دیدہ دانستہ مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو ٹھیس لگانے کی بھی کوشش نہ کی۔

بہرحال ہندوستان کا ایک قابل فرزند ہونے کے لحاظ سے ہمیں ان کے انتقال کا افسوس ہے۔ اور زیادہ افسوس اس وجہ سے ہے۔ کہ ان کے سے حوصلہ کے ہندو لیڈر روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔

نصاب تعلیم میں مسلمان بادشاہوں پر اتہام

ہندو مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کا باعث بڑی حد تک وہ غلط اور جھوٹے قصے کہانیاں ہیں۔ جو بعض فتنہ پرداز۔ اور مفسد لوگوں نے گھڑ رکھی ہیں۔ اور جنہیں شرارت پسند لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کر دیا ہے۔ اس قسم کی باتوں کا عام کتابوں میں درج ہونا بھی چونکہ سخت نقصان اور فتنہ کا باعث ہوسکتا ہے اس لئے یہ بہت بڑا جرم ہے۔ لیکن اگر انہیں درسی کتابوں میں درج کیا جائے۔ تو اس جرم کی نوعیت اور زیادہ خطرناک ہو جاتی ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بے حد تعجب ہوا۔ کہ صوبہ دہلی میں لوئر پرائمری جماعت کے نصاب میں صوبہ دہلی کا جو جغرافیہ شامل ہے۔ اور جس کے مصنف مسٹر ایس۔ ایس شرما ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی سپرنٹنڈنٹ تعلیمات میونسپل کمیٹی دہلی ہیں۔ اس میں مسلمان سلاطین کا ذکر نہایت معیوب پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ شہر دہلی کے آباد کرنے۔ اور اسے ترقی دینے والوں کا ذکر کرتے ہوئے ایسا طرز تحریر اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے طلبار کے دل و دماغ میں یہ بات داخل ہو۔ کہ پانڈوں اور پھر موریہ خاندان کے راجاؤں کے بعد مسلمان بادشاہوں نے اس شہر کو تاخت و تاراج ہی کیا۔ اور کسی نے بھی انسانیت و تہذیب سے کام لیتے ہوئے اسے فروغ نہ دیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"مسلمان بادشاہوں نے اسے تباہ کیا۔ آخر کار شاہ جہان نے اس کے کچھ حصہ کو آباد کیا۔ اور اس کا نام شاہجہان آباد رکھا۔ مگر یہ نام زیادہ مروج نہ ہو سکا۔ اور پہلا نام دہلی ہی برقرار رہا"

پھر لکھا ہے:۔

"کبھی تیمور نے اجاڑا کبھی محمد تغلق نے تباہ کیا۔ کبھی نادر شاہ نے قتل وخون کا بازار گرم کر دکھایا"

ظاہر ہے۔ کہ جن بچوں کے دلوں میں ابتدا سے ہی اس قسم کی باتیں مسلمان حکمرانوں کے خلاف ڈالی جائیں گی۔ وہ جوں جوں ہوش سنبھالتے جائیں گے۔ مسلمانوں کے متعلق ان کے قلوب میں کینہ و عداوت بھی ترقی کرتی جائے گی۔ اور پھر اس کے نتائج بھی لازمی طور پر رونما ہونگے۔ محکمہ تعلیم کو چاہیئے۔ کہ تعلیمی نصاب کے لئے کتب نہایت احتیاط کے ساتھ منتخب کیا کرے۔ اور جن کتب میں منافرت انگیز باتیں درج ہوں۔ انہیں قطعاً طلبار کے لئے منظور نہ کرے۔

اچھوتوں کے متعلق گاندھی جی کا مشن

گاندھی جی نے سیاسیات سے علیحدگی اختیار کر کے اپنے آپ کو اچھوت اقوام کی اصلاح کے لئے وقف کر دیا ہے۔ لیکن وہ لوگ جنہیں یہ معلوم ہے۔ کہ گاندھی جی نے سیاسیات سے علیحدگی اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اختیار کی ہے۔ اور وہ سیاسیات ہند میں اس قدر الجھنیں پیدا کر چکے ہیں۔ جن کو سلجھانا آسان نہیں۔ وہ ان کے نئے طریق کار کے متعلق بھی خدشات کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ یو۔ پی دلت سبھا کے ایک معزز رکن ڈاکٹر دھرم پرکاش نے حال ہی میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مہاتما گاندھی پہلے ہی ہندو مسلم اتحاد کو پیدا کرنے میں بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ انہوں نے نفرت کے جذبات کو دونوں فرقوں میں بڑھانے میں مدد دی ہے۔ دلت بھائیوں کے متعلق ان کا جو مشن ہے۔ اس میں بھی انہیں بدنصیبی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور ان کی وجہ سے ہندو ہریجنوں میں نفاق ہی پھیلے گا۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ ہندوستان کا جو دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسے ترک کر دیں۔"

(ملاپ ۲۲ر اکتوبر)

گاندھی جی کے نئے مشن کے متعلق یہ بالکل صحیح اندازہ ہے اور یونہی نہیں۔ بلکہ اس کے آثار نمایاں ہیں۔ خود گاندھی جی کے وطن میں اعلےٰ ذات کے ہندوؤں نے محض اس جرم کی بنا پر کہ ایک اچھوت عورت نے بعض مقامی لوگوں کے فیصلہ کی بنا پر کنوئیں سے پانی بھر لیا۔ اچھوتوں کے کھیتوں کو آگ لگا کر سارے سال کی کمائی برباد کر دی۔ اسی طرح دوسرے مقامات پر بھی انہیں تشدد اور جبر کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

آریہ سماج کی تعداد میں اضافہ کی حقیقت

آریہ سماج کو اپنی تعداد کے اضافہ پر بڑا گھمنڈ ہے۔ اجمیر میں ان کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں بار بار یہ بات پیش کی گئی کہ ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی پارٹی کی تعداد میں اضافہ بے شک خوشکن بات ہے۔ بشرطیکہ اس میں داخل ہونے والے اس کے اغراض و مقاصد کو پیش نظر رکھ کر داخل ہوئے ہوں اور اپنی سرگرمیوں اس کی تائید وحمایت میں صرف کریں لیکن اگر اضافہ محض ایسے لوگوں کا ہو۔ جو ذاتی اغراض پیش نظر رکھتے ہوں۔ یا ان کے مدنظر اس پارٹی کے اندر داخل ہوکر اس کی جڑیں کاٹنا ہو۔ تو اس قسم کا اضافہ قطعاً خوش کن اور قابل فخر نہیں ہو سکتا۔ آریوں کو جب دور اندیش آریوں نے اپنی تعداد کے خیالی اضافہ پر فخر کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ چنانچہ ایک صاحب سوامی گنگا گر جی نے اپنے اپدیش میں کہا:۔

"آریہ سماج تعداد بڑھانے کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ شیرنی جنگل میں ایک بچہ دیتی ہے۔ اور سکھ سے سوتی ہے۔ لیکن گدھی دس بچے دیتی ہے۔ خود بھی بوجھ ڈھوتی رہتی ہے۔ اور اس کے بچے بھی۔ آریہ سماج دھن کا بھکاری ہے۔ ودوان کو کوئی پوچھتا نہیں۔ آج تھرڈ کلاس والے فرسٹ کلاس میں آگھسے ہیں اور فرسٹ کلاس والوں کو تھرڈ میں دھکیلا ہوا ہے اگر حقیقی ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو تعداد کا خیال چھوڑ کر سچے آریہ پیدا کرو"

(ملاپ ۲۲ر اکتوبر)

دراصل نہ تو سچے آریہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور نہ آریہ سماج کو حقیقی ترقی حاصل ہو سکتی ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی ہدایات

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے ولایت روانہ ہونے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی انہیں نہایت ضروری اور اہم ہدایات تحریر فرما کر دیں۔ ذیل میں انہیں افادہ عام کیلئے درج کیا جاتا ہے

عزیزم مظفر احمد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اب جبکہ تم ولایت کے لمبے سفر پر جا رہے ہو۔ (اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ و ناصر ہو اور تمہیں ہر قسم کی دینی و دنیوی خیریت کیساتھ کامیاب اور بامراد واپس لائے) میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی سمجھ کے مطابق جو باتیں تمہارے لئے مفید سمجھتا ہوں وہ تمہیں اختصار کے ساتھ لکھ دوں۔ تاکہ اگر خدا کو منظور ہو۔ تو وہ تمہارے لئے کارآمد ثابت ہوں۔ وباللہ التوفیق وھو المستعان

ہر اچھی بات اختیار کرو۔ اور بری سے بچو

(۱) سب سے پہلی بات یہ ہے۔ کہ جس ملک میں تم جا رہے ہو۔ وہاں کا مذہب تہذیب اور تمدن بالکل جدا ہے۔ یہ ملک تمہارے واسطے گویا ایک نئی دنیا کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں خدا کو یاد رکھتے ہوئے اور خدا سے دعا مانگتے ہوئے داخل ہو اس ملک میں بہت سی باتیں تمہیں مفید اور اچھی ملیں گی۔ انہیں اس تسلی کے بعد کہ وہ واقعی اچھی ہیں بے شک اختیار کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ مفید اور اچھی چیز جہاں بھی ملے۔ وہ مومن کا مال ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا یعنے ہر اچھی بات، مومن کی اپنی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ وہ جہاں بھی ملے۔ اسے لے لینا چاہیئے۔ مگر جہاں اس ملک میں اچھی باتیں ملیں گی۔ وہاں بہت سی خراب اور ضرر رساں باتیں بھی ملیں گی۔ ان باتوں کے مقابلہ پر تمہیں اپنے آپ کو ایک مضبوط چٹان ثابت کرنا چاہیئے اور خواہ دنیا کچھ سمجھے تمہیں یہ یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ خراب اور ضرر رساں چیز کے معلوم کرنے کا یقینی معیار سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ جو بات خدا اور اس کے رسول کے حکم اور موجودہ زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ یقیناً نقصان دہ اور ضرر رساں ہے۔

دین اور اخلاق کی حفاظت

(۲) ولایت میں تمہیں اپنے دین اور اخلاق کی حفاظت کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ملک اپنے اندر بعض ایسے عناصر رکھتا ہے۔ جو دین اور اخلاق کے لئے سخت ضرر رساں ہیں پس اس ملک میں دعا اور استغفار کرتے ہوئے داخل ہو۔ اور جب تک اس میں رہو۔ یا اس قسم کے دوسرے ملک میں رہو۔ خاص طور پر دعا اور استغفار پر زور دو۔ تاکہ تمہارا دل ان ممالک کے مخفی زہروں سے محفوظ رہے۔ اور زنگ آلود نہ ہو۔ نماز کی نہایت سختی کے ساتھ پابندی رکھو۔ اور اسے اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ اسی طرح اسلام کی دوسری عبادات اور احکام کی پابندی اختیار کرو۔ اور یقین رکھو۔ کہ اس میں ساری برکت اور کامیابی کا راز مخفی ہے۔

تعلق باللہ کے لئے کوشش

(۳) باوجود اسلام کی مقرر کردہ عبادات اور اس کے احکام کی پابندی اختیار کرنے کے یہ یاد رکھو۔ کہ یہ باتیں اسلام میں بالذات مقصود نہیں ہیں۔ بلکہ یہ صرف اصل مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اصل مقصد خدا تعالےٰ کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے۔ پس اپنی عبادت میں ہمیشہ اس مقصد کو یاد رکھو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو۔ جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے کہ وہ باوجود نماز کے پابند ہونے کے نماز سے غافل ہوتے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہزار برس کی نمازیں جو اس مقصد سے لاپرواہی کی حالت میں ادا کی جاتی ہیں۔ اس ایک سجدہ کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ جو اس مقصد کے حصول کے لئے سچی تڑپ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ پس اپنی ہر عبادت میں اور اپنے ہر عمل میں اس بات کی کوشش کرو۔ کہ خدا کے قرب اور خدا کی محبت میں ترقی ہو۔ اور اس کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ اپنے اعمال اور اپنے اخلاق کو بالکل خدا کے حکم اور اس کے رسول کے منشاء کے ماتحت چلاؤ۔ اور کوشش کرو۔ کہ تم میں خدا اور اس کے رسول کی صفات جلوہ فگن ہو جائیں۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

مذہبی کتب کا مطالعہ

(۴) میں تمہیں اپنی طرف سے ایک قرآن شریف اور ایک کتاب حدیث اور بعض کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ایک کتاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دے رہا ہوں۔ ان کا باقاعدہ مطالعہ رکھو۔ اور خصوصاً قرآن شریف اور اس زمانہ کے لحاظ سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ میں ہرگز کوتاہی نہ کرو۔ کیونکہ ان میں زندگی کی روح ہے قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرو۔ اور اس کے گہرے مطالعہ کی عادت ڈالو۔ قرآن شریف ایسی کتاب ہے۔ کہ اس کا ظاہر صحیفہ فطرت کی طرح بہت سادہ ہے۔ مگر اس کے اندر حقائق اور معانی کی بے شمار گہرائیاں مخفی ہیں۔ جن سے انسان اپنے غور اور فکر اور تدبر کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ مگر قرآن شریف کی گہرائیوں تک پہنچنے کا سب سے زیادہ یقینی رستہ تقوےٰ اور طہارت ہے۔ اس کے بغیر قرآن شریف کے حقائق انسان پر نہیں کھل سکتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ مخالفین کو قرآن شریف ہمیشہ ایک سطحی کتاب نظر آتا ہے۔ حالانکہ سمجھنے والے جانتے ہیں کہ گو اس کا ظاہر سادہ ہے۔ مگر اس کے اندر بے شمار ذخیرے مخفی ہیں۔ جو تقوےٰ اور طہارت کے ساتھ غور کرنے والوں پر کھلتے ہیں۔ حدیث کا جو حصہ یقینی ہے۔ وہ بھی اپنے اندر انتہائی اثر اور صداقت رکھتا ہے۔ اور اس کے مطالعہ سے انسان روحانی پیاس کی سیری محسوس کرتا ہے۔ اور اس زمانہ کے لئے خصوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں خاص اثر رکھا گیا ہے۔ ان سب سے علی قدر مراتب فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

لباس کے متعلق ہدایت

(۵) جس ملک میں تم جا رہے ہو۔ وہاں کا لباس یہاں کے لباس سے بہت مختلف ہے۔ اس کے متعلق صرف یہ اصولی بات یاد رکھو۔ کہ اسلام کو اصولاً لباسوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لباس گرد و پیش کے حالات اور ملک کی آب و ہوا پر منحصر ہے پس اگر تم وہاں کی آب و ہوا کے ماتحت وہاں کے لباس کا کوئی حصہ اختیار کرنا ضروری سمجھو۔ تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مگر انگریزی لباس میں ایک چیز ایسی ہے۔ جسے حدیثوں میں دجال کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ اور اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے ناپسند فرماتے تھے۔ اور وہ انگریزی ٹوپی ہے پس گو ظاہری اور جسمانی لحاظ سے انگریزی ٹوپی مفید ہو۔ مگر اس کی ان associations کی وجہ سے اس کا روحانی اثر ضرر رساں ہے۔ لہٰذا اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کے سوا میں لباس کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ تمہیں آزادی ہے۔ مگر یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کسی چیز کو محض غلامانہ تقلید کے طور پر اختیار نہ کرنا۔ بلکہ اگر کسی چیز کے استعمال میں وہاں کے حالات کے ماتحت

کوئی فائدہ یا خوبی پاؤ۔ تو اسے بے شک اختیار کر سکتے ہو۔ ہاں یہ ضرور مدنظر رکھنا۔ کہ لباس کے معاملہ میں حتی الوسع سادگی اختیار کی جائے۔ نمائش یا بہڑکیلا پن یا فضول خرچی مومن کی شان سے بعید ہے۔ اور ریشم کے کپڑوں کا استعمال تو تم جانتے ہو۔ کہ مردوں کے لئے منع ہی ہے ۔

خوراک کے متعلق ہدایت

(۶) ولائت کے سفر میں خوراک کا معاملہ بھی خاص توجہ چاہتا ہے۔ ان ممالک میں شراب اور سور کے گوشت کی اسقدر کثرت ہے۔ کہ جب تک انسان خاص توجہ سے کام نہ لے غلطی یا غفلت سے ان میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے شراب کا معاملہ تو خیر نسبتاً سہل ہے۔ کیونکہ اس میں غلط فہمی کا امکان بہت کم ہے۔ مگر سور کے گوشت کے معاملہ میں بسا اوقات غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اس لئے پوری احتیاط کے ساتھ اس بات کی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ کہ کھانے میں غلطی سے ممنوع گوشت سامنے نہ آجائے۔ مگر شائد اس سے بھی زیادہ نگرانی کی ضرورت اس بات میں ہے کہ کہیں غلطی سے ممنوع طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت استعمال نہ ہو جائے یورپ میں اور جہاز پر بھی اکثر ممنوع طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت ملتا ہے۔ جو مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ یعنی خود جانور تو جائز ہوتا ہے۔ مگر ذبح کا طریق غلط ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ ایسی دوکانوں سے گوشت منگوایا جائے۔ جو اسلامی طریق پر جانور ذبح کرتے ہیں۔ مثلاً یہودی لوگ اس معاملہ میں بہت محتاط ہیں۔ اور خالص اسلامی رنگ میں ذبح کرتے ہیں۔ ان کی دوکانوں سے گوشت منگوایا جا سکتا ہے۔ اور جہاز وغیرہ پر جہاں انتظام اپنے ہاتھ میں نہ ہو۔ وہاں مچھلی اور انڈے کی غذا استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس بات کی عادت ڈال لینی چاہیئے کہ Stewards یا Waiters کو پہلے سے تاکید کر دی جائے۔ کہ شراب یا سور کا گوشت یا غیر اسلامی طریق پر ذبح کیا ہوا گوشت سامنے نہ آئے۔ اور کھانا سامنے آنے پر بھی پوچھ لینا چاہیئے۔ جہاز پر غالباً جاتے ہوئے تو بمبئی سے ذبح کیا ہوا گوشت ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی تسلی کر لینی چاہیئے۔ اگر گوشت مشکوک ہو تو سبزی اور مچھلی اور انڈے اور پھل کی صورت میں دوسری غذا بکثرت مل سکتی ہے۔ خوراک کا معاملہ مخفی طور پر انسان کے اخلاق پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے اس معاملہ کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے اور پھر اسلامی احکام کی تعمیل مزید برآں ہے ۔

اسلامی شعار کی پابندی

(۷) ایک بات اسلامی شعار کی پابندی ہے۔ ظاہری ہیئت کے متعلق جو اسلامی طریق ہے خواہ وہ شریعت کے احکام سے ثابت ہو یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعامل سے۔ اس کی پابندی اختیار کرنی ضروری ہے۔ شعار کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ انسان کے اندرونہ پر اس کا گہرا اثر پڑتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ دوسروں کے لئے ظاہر بین دیکھنے والی چیز صرف شعار ہی ہے۔ انسان کے اخلاقی زیوروں میں سے اعلیٰ ترین زیور یہ ہے۔ کہ وہ اپنے قومی اور ملی شعار کو نہ صرف اختیار کرے۔ بلکہ اسے عزت کی نظر سے دیکھے۔ جو قومیں اس کا خیال نہیں کرتیں۔ وہ آہستہ آہستہ ذلیل ہو جاتی ہیں۔ ڈاڑھی بھی اسلامی شعار کا حصہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف اس پر عمل کیا ہے۔ بلکہ زبانی طور پر بھی اس کی ہدایت فرمائی ہے

پس اس شعار کا تمہیں احترام کرنا چاہیئے۔ اسلام کا یہ منشا نہیں۔ کہ ڈاڑھی اتنی ہو یا اتنی نہ ہو ان تفصیلات میں اسلام نہیں جاتا۔ کیونکہ یہ باتیں انسان کی اپنی وضع اور مرضی پر موقوف ہیں۔ مگر اسلام یہ ضرور چاہتا ہے۔ کہ ڈاڑھی رکھی جائے۔ خواہ وہ کتنی ہی ہو۔ ڈاڑھی مرد کا فطرتی زیور اور حسن ہے۔ اور اس کے رکھنے میں بہت سے طبی اور اخلاقی فوائد مخفی ہیں۔ انگلستان میں بھی اب تک بادشاہ ڈاڑھی رکھتا ہے۔ اور اور بھی کئی بڑے بڑے لوگ رکھتے ہیں ۔

خدمتِ اسلام

(۸) تمہیں اپنے ولایت کے قیام میں اپنے حالات کے مطابق اسلام اور سلسلہ کی تبلیغ میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ اور اس کا سب سے زیادہ سہل طریق یہ ہے۔ کہ وہاں کے مشن کے کام میں جہاں تک ممکن ہو۔ امداد دو۔ اور جو کام تمہارے سپرد کیا جائے۔ اسے سرانجام دینے کی پوری پوری کوشش کرو۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ سب سے بہتر تبلیغ انسان کے اپنے نمونہ سے ہوتی ہے۔ اپنے نمونہ سے ثابت کرو۔ کہ اسلام بہتر مذہب ہے ۔

تعلیم کے متعلق ہدایت

(۹) تمہاری تعلیم کے تعلق میں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اب سمجھدار ہو۔ اور اس لائن میں کافی تجربہ حاصل کر چکے ہو۔ اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے وقت کا بہترین استعمال کرو۔ اور یاد رکھو۔ کہ دنیا میں جو مرتبہ محنت کو حاصل ہے۔ وہ عام حالات میں ذہن کو بھی حاصل نہیں ہے۔ محنت سے اگر وہ ٹھیک طرح پر کی جائے۔ ذہن کی کمی بڑی حد تک پوری کی جا سکتی ہے۔ مگر ذہن محنت کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ پس محنت کی عادت ڈالو۔ اور محنت بھی ایسی جیسے گویا کام میں غرق ہو جانا کہتے ہیں۔ ایسی محنت اگر صحیح طریق پر کی جائے۔ اور خدا کا فضل شامل رہے۔ تو ضرور اعلےٰ نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ جس لائن کے واسطے تم جا رہے ہو اس کے لئے عموماً بہترین لڑکے لئے جاتے ہیں۔ پس جب تک شروع سے ہی محنت اختیار نہیں کرو گے۔ کامیابی مشکل ہے اگر تم محنت کرو۔ تو پھر تمہیں خدا کے فضل سے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر گذشتہ نتائج میں دوسرے طلباء تم سے آگے بھی رہے ہوں۔ تو تم محنت سے ان سے آگے نکل سکتے ہو۔ انسان کی ساری ترقی کا راز محنت میں ہے۔ مگر محنت صحیح طریق پر ہونی چاہیئے۔ اور ہر کام کے لئے صحیح طریق جدا جدا ہے۔

پس سب سے پہلے تمہیں واقف کار اور معتبر ذرائع سے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ اس لائن کے لئے تیاری کا صحیح طریق کونسا ہے۔ اور اس کے بعد پوری محنت کے ساتھ اس میں لگ جانا چاہیئے۔ یہ تم جانتے ہی ہو۔ کہ مقابلہ کے امتحان کے لئے مخصوص طور پر کوئی یونیورسٹی کی تعلیم نہیں ہوتی۔ بلکہ سارا دار و مدار طالبعلم کی اپنی کوشش پر ہوتا ہے۔ البتہ ولائت میں بعض پرائیویٹ درسگاہیں ایسی ہیں۔ جو طالب علموں کو اس کے لئے تیاری کراتی ہیں۔ ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ علاوہ ازیں تمہیں چاہیئے کہ جاتے ہی برٹش میوزیم کے ممبر بن جاؤ۔ جس میں دنیا بھر کی بہترین کتب کا ذخیرہ موجود رہتا ہے۔ اس لائبریری سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور گذشتہ سالوں کے پرچے دیکھ کر امتحان کے معیار اور طریق کا بھی پتہ لگانا چاہیئے۔

اس کے علاوہ تمہیں بیرسٹری کی تعلیم کے لئے بھی کسی کالج میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک تو یہ تعلیم مقابلہ کے امتحان میں مدد دے گی۔ اور دوسرے اگر خدانخواستہ مقابلہ کے امتحان میں کامیابی کی صورت نہ ہو سکی۔ تو یہ تعلیم ویسے بھی مفید رہیگی بلکہ میں تو چاہتا ہوں۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو بیرسٹری کے علاوہ کوئی اور کورس بھی لے لو۔ بشرطیکہ وہ امتحان مقابلہ کی تیاری میں روک نہ ہو۔ مثلاً بی۔ اے کا کورس یا اور اسی قسم کا کوئی کورس لے سکتے ہو۔ غرض اپنے ولایت کے قیام سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

تعلیم کا ایک ضروری حصہ اخبار بینی ہے جس کی تمہیں عادت ڈالنی چاہیئے۔ زمانہ حال کے معلومات کے لئے اخبار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اور ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اسی طرح جو نئی نئی کتب شائع ہوں۔ ان کا بھی مطالعہ رکھنا چاہیئے۔ رسائل کا مطالعہ بھی مفید ہوتا ہے ۔

تقریر کی مشق کے لئے تم نے ہندوستان میں میری نصیحت کی طرف توجہ نہیں کی۔ اب اگر خدا توفیق دے۔ تو اس کمی کے بھی پورا کرنے کا خیال رکھنا

خرچ کے متعلق

(۱۰) خرچ کے متعلق میں نے درد صاحب کو لکھا ہے۔ وہ وہاں کے

حالات کے ماتحت اندازہ لکھ کر بھجوا دینگے۔ جس کے مطابق انشاء اللہ تمہیں خرچ بھجوایا جاتا رہیگا۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ اندازہ لگاتے ہوئے درمیانہ درجہ کے شریفانہ معیار کو مدنظر رکھیں یعنی نہ ہی تو کوئی ناواجب تنگی ہو۔ جو تکلیف کا موجب بنے اور نہ ہی ایسی ہی فراخی ہو جو بے جا آرام و آسائش کا باعث ہو اور فضول خرچی میں شمار ہو۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ تم بھی اپنے اخراجات میں اسی اصول کو مدنظر رکھو گے۔

سوسائٹی کے متعلق

(۱۱) وہاں اپنی سوسائٹی کے انتخاب کے لئے تم کو یہ اصول مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ایسے لوگوں میں ملا جاوے۔ جو اپنی زبان اور عادات و اطوار کے لحاظ سے شریف طبقہ کے لوگ سمجھے جاتے ہوں اور رذیل اور بداخلاق اور گندے اور عامیانہ زبان والے لوگوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہیئے۔

خط و کتابت کی تاکید

(۱۲) ولایت کی ہندوستان کے ساتھ خط و کتابت ہفت روزہ ہے جس میں ایک عام ڈاک ہے اور ایک ہوائی ڈاک ہے تمہیں چاہیئے کہ التزام کے ساتھ ہر ہفتہ اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو۔ اگر ہوائی ڈاک کے ذریعہ خط لکھ سکو تو بہتر ہو ورنہ عام ڈاک میں خط بھجوایا کرو۔ حضرت صاحب کو باقاعدہ اپنے حالات سے اطلاع دیتے رہو۔ اور دعا کی تحریک کرتے رہو۔ اسی طرح حضرت والدہ صاحبہ ام المؤمنین رضہ کو بھی دعا کے واسطے لکھتے رہو۔ گاہے گاہے سلسلہ کے دوسرے بزرگوں کو بھی دعا کے لئے لکھتے رہو۔ ڈاک کے خرچ کی کفایت اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ ایک ہی لفافہ میں کئی لفافے بند کر کے بھجوا دیئے جائیں۔

اب میں موٹی موٹی باتیں جو تمہیں کہنا چاہتا تھا وہ کہہ چکا ہوں۔ میرے دل میں بہت کچھ ہے مگر میں اس سے زیادہ نہیں کہنا چاہتا اور بس اسی قدر نصیحت کے ساتھ تمہیں خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا تمہیں خیریت سے لے جائے اور خیریت سے رکھے اور ہر قسم کی مکروہات سے بچاتے ہوئے کامیاب اور مظفر و منصور واپس لائے۔ آمین اللہم آمین

والسلام۔ خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

نوٹ:۔ ایک بات جو میں لکھنا چاہتا تھا۔ مگر وہ لکھنے سے رہ گئی ہے وہ وہاں کی عورتوں کے متعلق ہے۔ ولایت میں علاوہ اس کے کہ عورت بالکل بے پردہ اور نہایت آزاد ہے آبادی کے لحاظ سے اس کی کثرت بھی ہے جس کی وجہ سے مردوں کو باوجود کوشش کے ان کے ساتھ ملنا پڑتا ہے۔ اور اسی اختلاط کے بعض اوقات خراب نتائج نکلتے ہیں۔ میں عورت ذات کا مخالف نہیں ہوں عورت اللہ تعالے کی ایک نہایت مفید اور بابرکت مخلوق ہے اور مرد کے واسطے رفاقت حیات اور اولاد کی تربیت کے نقطہ نگاہ سے عورت کا وجود ایک نہایت قابل قدر وجود ہے مگر غیر مرد و عورت کا بے حجابانہ اختلاط اپنے اندر سخت فتنے کے احتمالات رکھتا ہے اور اسی لئے جہاں شریعت نے عورت کے وجود کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے وہاں یہ بھی سختی کے ساتھ حکم دیا ہے کہ غیر مرد و عورت ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں پردہ کی ان ان شرائط کو ملحوظ رکھیں۔ ان شرائط میں سے خاص طور پر قابل ذکر یہ ہیں۔ کہ (الف) غیر مرد و عورت ایک دوسرے کی طرف آنکھیں اٹھا کر نہ دیکھیں۔ (ب) وہ ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں دوسروں سے علیحدہ ہو کر نہ ملیں اور (ج) ان کا جسم ایک دوسرے کے ساتھ نہ چھوئے۔ ان شرائط کے علاوہ شریعت نے اور کوئی خاص شرط پردہ کے متعلق نہیں لگائی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ تم ولایت میں پردے کی ان شرطوں کی پابندی اختیار کرو گے اور دل میں خدا سے دعا بھی کرتے رہو گے کہ وہ تمہیں ہر قسم کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہو۔

والسلام۔ خاکسار (دستخط) مرزا بشیر احمد

ضروریات جلسہ سالانہ کے لئے

ٹینڈر مطلوب ہیں

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء قریب آ گیا ہے۔ اس کے واسطے جو اشیاء خوردنی مطلوب ہیں۔ ان کی فہرست شائع کر کے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ پانچ نومبر ۱۹۳۳ء تک اپنے اپنے ٹینڈر معہ تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت دفتر افسر جلسہ سالانہ میں ارسال فرمادیں۔ اس امر کا خیال رہے۔ کہ جملہ اشیاء کے ٹھیکہ داروں کو اندرون قصبہ اور بیرون قصبہ ہر دو جگہ دوکان کھولنی پڑے گی۔ اور افسر صاحب جلسہ کے مقرر کردہ منتظمان کی پرچی سے دونوں اوقات میں ہر چیز لی جایا کرے گی۔ ہر چیز نہایت عمدہ اور صاف لی جائے گی اور سب کمیٹی جلسہ سالانہ ٹینڈر پاس کرتے وقت کم از کم ایک سیر فی جنس بطور نمونہ محفوظ رکھے گی۔

مزید برآں یہ کہ ہر ایک ٹھیکہ دار کو ۱۲ دسمبر سے ۳ جنوری تک ۲۴ گھنٹے دوکان کھولی رکھنی پڑے گی۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء)

اندازہ خرچ اجناس بابت جلسہ سالانہ ۱۹۳۳ء

نمبر شمار	نام جنس	من سے سیر	من تک
۱	آرد گندم عمدہ سفید	۱۳۰۰ — ۰	۱۳۵۰ — ۰
۲	چاول باریک عمدہ باسمتی پرانے	۴۰ — ۰	۴۵ — ۰
۳	ٹوٹہ عمدہ پرانے باسمتی	۸۰ — ۰	۸۵ — ۰
۴	گھی عمدہ دیسی	۴۰ — ۰	۴۵ — ۰
۵	دال ماش	۶۰ — ۰	۶۵ — ۰
۶	دال نخود	۲۵ — ۰	۳۰ — ۰
۷	دال مسور	۲۰ — ۰	۲۵ — ۰
۸	نمک سالم	۱۷ — ۰	۲۰ — ۰
۹	نمک باریک پسا ہوا	۳۰ — ۰	۳۵ — ۰
۱۰	مرچ سرخ باریک پسی ہوئی	۸ — ۰	۱۰ — ۰
۱۱	ہلدی باریک پسی ہوئی	۵ — ۰	۶ — ۰
۱۲	دھنیا باریک	۳ — ۲۰	۴ — ۰
۱۳	گرم مصالحہ	۴ — ۰	۴ — ۲۰
۱۴	چینی عمدہ ولایتی	۱۲ — ۰	۱۵ — ۰
۱۵	گڑ	۰ — ۳۰	۱ — ۰
۱۶	لحم البقر (گوشت گائے)	۲۲۰ — ۰	۲۳۰ — ۰
۱۷	لحم الغنم (گوشت بکری)	۸۰ — ۰	۸۵ — ۰
۱۸	لکڑی سوختنی سوکھی ہوئی	۱۸۰۰ — ۰	۲۰۰۰ — ۰
۱۹	کوئلہ لکڑی	۳۰ — ۰	۳۵ — ۰
۲۰	کوئلہ پتھر	۴۰۰ — ۰	۴۵۰ — ۰
۲۱	آلو سفید عمدہ موٹے	۱۲۰ — ۰	۱۳۰ — ۰
۲۲	شلغم سفید دھلے ہوئے	۶۵ — ۰	۷۰ — ۰

سبزی کا من بحساب ۵۰ سیر پختہ ہوگا۔

نمبر شمار	نام جنس	من سے سیر	من تک
۲۳	ادرک	۷ — ۰	۱۰ — ۰ من بحساب ۵۰ سیر
۲۴	پیاز خشک و سبز	۱۰ — ۰	۱۲ — ۰ من بحساب ۵۰ سیر
۲۵	لہسن	۲ — ۲۰	۳ — ۰
۲۶	دھنیا سبز	۲ — ۰	۲ — ۲۰
۲۷	میتھی و پالک	۴ — ۰	۴ — ۳۰
۲۸	گوبھی	۵ — ۰	۵ — ۲۰

۲۹ تیل مٹی ہاتھی مارکہ کراچی بند یکصد کنستر سے ۱۱۰ تک

۳۰ دیاسلائی ۸۰ درجن سے ۸۵ درجن تک

۳۱ دودھ بکری و بھینس قریباً یکصد اسی روپیہ سے دو صد روپیہ تک۔

نظارتوں کے اعلانات

غرباء کیلئے پارچات کی ضرورت

یہ تو احباب سے مخفی نہیں۔ کہ قادیان میں ایک خاصی تعداد غربا اور مساکین کی رہتی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سال کے مختلف حصص میں پارچات اور قوت لایموت کی صورت میں امداد فرماتے رہتے ہیں۔ تاہم ایک حصہ غربا کا قابل امداد باقی رہتا ہے۔ اگر ذی استطاعت احباب اپنے ان بھائیوں کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور مستعمل وغیر مستعمل پارچات دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھجواتے رہیں۔ تو اس طرح بھی غرباء کی کافی امداد ہو سکتی ہے۔ اب سردی آگئی ہے۔ اور پارچات کی سخت ضرورت ہے۔ احباب توجہ فرمائیں؛

انچارج دفتر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

تصانیف کے متعلق ضروری اعلان

یہ شکایت سننے میں آئی ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض کتب فروشوں اور مصنفین کی طرف سے جو تصنیفات شائع ہوتی ہیں۔ ان میں بعض اوقات قرآن شریف کے آیات کے صحیح طور پر درج ہونے کا پورا پورا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح احادیث کے درج ہونے میں بھی بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مخالفین کو اعتراض اور مغالطہ دہی کا موقعہ ملتا ہے لہذا احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر آئندہ کسی احمدی کی طرف سے طبع شدہ۔ یا شائع شدہ قرآن شریف یا کتاب میں آیات وغیرہ کی غلطیاں پائی جائیں گی۔ اور اس معاملہ میں غفلت اور بے احتیاطی کا ثبوت ملیگا۔ تو ایسی کتاب۔ یا قرآن شریف کی فروخت کو بند کر دیا جائے گا۔ امید ہے۔ آئندہ احباب اس معاملہ میں زیادہ احتیاط سے کام لیں گے؛

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

"تحفہ لارڈ ارون" کی ضرورت

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خالص مفاد کے لئے مجھے "تحفہ لارڈ ارون" (انگریزی) کی دو جلدیں مطلوب ہیں۔ قادیان کے کتب فروشوں کے یہاں موجود نہیں ہیں۔ جن صاحب کے پاس ہوں تحفتاً یا قیمتاً خاکسار کے نام فوراً بھیج دیں ممنون ہوں گا۔

راقم محمد عثمان احمدی رحمت منزل لکھنؤ

گوشوارہ کارکردگی جماعت ہائے انصار اللہ

بابت ماہ اگست

جماعت انصار اللہ کی کارکردگی ماہ اگست کا گوشوارہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کئی ایک جماعتیں اپنی کارگزاری کی رپورٹ ارسال نہیں کرتیں۔ جس قدر جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر اس گوشوارہ میں کیا گیا ہے؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی اجتماع	تعداد افراد زیر تبلیغ	پمفلٹ و اشتہارات	پبلک جلسے یا مناظرے	تعداد دیہات زیر تبلیغ
۱	گوجرانوالہ	۱۵	۲	۲۶	بذریعہ اشتہارات تبلیغ کیگئی	۴	ضلع گوجرانوالہ
۲	اجمیر علاقہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور	۴	۲	۳۶	بذریعہ اخبار و اشتہارات و کتب مسیح موعود	۱	تین گاؤں
۳	صالح نگر ضلع آگرہ	۹	x	۱۶۰	تبلیغ بذریعہ کتب اور اخبارات	x	پانچ گاؤں
۴	جماعت سرگودہا	۸	۱	x	بذریعہ اشتہارات و زبانی	۱	[illegible]
۵	جماعت انبالہ شہر	۱۱	۵	x	پندرہ اشتہارات	۳	انبالہ شہر
۶	جماعت پشاور	۲۵	۱	x	اشتہارات و ٹریکٹ کے ذریعہ	۱	پشاور شہر
۷	جماعت سرائے نورنگ ضلع بنوں	۷	۲	۲۶	ٹریکٹ اشتہارات و الفضل	۲	دس گاؤں
۸	جماعت سنگرور ریاست جیند	۱۰	۴	x	بذریعہ کتب و ٹریکٹ	۴	سنگرور
۹	جماعت نابھہ	۱۱	۴	۴	ٹریکٹ۔ اشتہارات	۴	نابھہ شہر
۱۰	جماعت سنور	۱۲	۸	۶	بذریعہ ٹریکٹ اشتہارات کتب	۸۰	سنور
۱۱	جماعت سامانہ	۱۸	۳	۲۲۶	بذریعہ کتب مسیح موعود	۱	سات گاؤں
۱۲	جماعت پٹیالہ	۳۵	x	۱۹	بذریعہ کتب و ٹریکٹ	x	تین گاؤں
۱۳	جماعت بھیرو چیچی	۳۵	۲	x	ٹریکٹ اور مختلف مضمون کے ذریعہ	x	دس گاؤں
۱۴	اددرحمہ ضلع شاہ پور	۹	۱	۷	x	x	x
۱۵	جماعت مونگ ضلع گجرات	۶	x	۶	کتب اخبارات اور اشتہارات	۱	دو گاؤں
۱۶	جماعت کریام ضلع جالندھر	۱۷	۴	۵۹	کتب اخبارات اور اشتہارات	x	چار گاؤں
۱۷	جماعت کانپور یو۔ پی	۱۳	۵	۳۹	x	۶	کانپور
۱۸	جماعت چک ۳۸ جنوبی ضلع شاہپور	۵	۲	۴۰	x	x	دو گاؤں
۱۹	جماعت چک ۱۱۶ ضلع شاہ پور	۴	۲	۱۳	اشتہارات	x	چک ۱۱۲
۲۰	جماعت پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ	۸	x	x	x	x	x
۲۱	جماعت کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور	۸	۱	۱۷	بذریعہ ٹریکٹ	x	آٹھ گاؤں
۲۲	جماعت فتح کدل ضلع جنوبی	۱۰	۱	۱۶	زبانی و بذریعہ ٹریکٹ	x	آٹھ گاؤں

مندرجہ ذیل جماعتوں کی بغیر فارم کے رپورٹ پہنچی ہے۔

۱۔ جالندھر چھاؤنی۔ سکرٹری محمد عبد اللہ خان صاحب شاکر

۲۔ فیروزپور " عبد العزیز صاحب

۳۔ پسرور کوٹ " حکیم محمد اسماعیل صاحب

پنجاب اور دوسرے علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جماعت احمدیہ کے لئے ۲۲ر اکتوبر کا جو یوم التبلیغ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمایا تھا۔ اس کے متعلق موصولہ رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

ڈسکہ - احمدی دوست جامع مسجد میں ۲۲ر اکتوبر کی صبح کو جمع ہوئے۔ جن کے وفود بنائے گئے۔ ایک وفد نے دونوں ڈسکوں میں پوسٹر "ندائے ایمان نمبر ۴" دیواروں پر لگائے۔ کچھ وفود دیہاتوں میں برائے تبلیغ گئے۔ اور مواضعات جہانگیر جنڈ وساہی لیانوالہ۔ سوہاوا۔ کوٹ ڈسکہ اور ڈسکہ کلاں زیر تبلیغ رہے۔ امراء کی کوٹھیوں پر اور ہر ایک دوکان پر جا کر وفد نے تبلیغ کی۔ چار صد کے قریب اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ اسی روز رات کو مسجد میں جلسہ کرکے تقریریں کی گئیں:

(خاکسار محمد اسماعیل سکرٹری جماعت احمدیہ ڈسکہ)

گجرات جماعت احمدیہ گجرات کے سب احباب نے نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے یوم التبلیغ منایا۔ تمام شہر میں سارا دن سب احباب مختلف حلقوں میں تبلیغ کرتے رہے۔ شہر بھر میں ہر جگہ احمدیت کا چرچا تھا۔ شہر میں بیداری کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ مختلف دوست ملکر دکانوں پر گئے۔ لوگوں نے دیکھتے ہی کہا۔ کہ شوق سے آئیں ہمیں معلوم ہے۔ کہ آج آپ کا یوم التبلیغ ہے۔ اس طرح لوگوں نے دل لگا کر ہماری باتیں سنیں۔ وکلاء اور مقامی حکام وغیرہ کو انصار اللہ نے پمفلٹ پہنچا دیئے۔ بعض اسلامی اخبارات کے ایڈیٹروں مثلاً مولوی ثناء اللہ امرتسری اخبار انقلاب اخبار زمیندار کو بھی تبلیغی خطوط لکھے گئے۔

دو ٹریکٹ بنام ندائے ایمان نمبر ۴ اور "کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا قائل کافر ہے" کے علاوہ جماعت کی طرف سے ایک ٹریکٹ "خلیفۃ اللہ امام الزمان مجدد دوران کو پہچانو" ایک ہزار کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس روز پانچ اشخاص نے حق قبول کیا: الحمد للہ (عبد الغفور سکرٹری تبلیغ گجرات)

کوہاٹ . مخالفین نے صبح سے ہی شہر میں چکر لگا کر لوگوں کو مشتعل کرنا شروع کر دیا۔ اور بدزبانی کرنے لگے۔ بہت سے لوگ بائیسکلوں پر ادھر ادھر دوڑ رہے تھے۔ سب سے زیادہ ان کی نہایت تکلیف دہ اور بیہودہ حرکت یہ تھی۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے سائز کا فوٹو ایک بائیسکل پر لٹکایا ہوا تھا۔ اس کے متعلق بیہودہ سرائی کرتے تھے یہ سب کچھ ہوتا ہوا دیکھ کر احمدی احباب تبلیغ کے لئے نکلے۔ اور مختلف مقامات میں تبلیغ کی۔ مخالف گروہ نے احمدیوں کے رستہ میں حائل ہونے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن احمدی چار گروہوں میں منقسم ہو کر چار اطراف کو گئے۔ مخالف گروہ بھی چار حصوں میں منقسم ہو کر ہمارے پیچھے ہو لیا۔ جس شخص کو ہم کوئی ٹریکٹ دیتے یا زبانی تبلیغ کرتے۔ اسی کو مخالف فریق کا آدمی اشتہار دیتا۔ اور بحث کرتا۔ بعض غیر احمدی اشخاص ایسے بھی ملے جنہوں نے ہمارا ٹریکٹ تو خوشی سے لیا۔ لیکن ہمارے خلاف شور مچانے والوں کا اشتہار لینے سے انکار کر دیا۔ بلکہ جھڑک کر کہا۔ یہ شرارت ہمیں پسند نہیں۔ ایک معزز سرکاری ملازم مسلمان نے بڑی خوشی سے تبلیغی ٹریکٹ لیا۔ اور مخالفین کے رویہ کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوب تبلیغ ہوئی۔ ایسی کہ کوہاٹ میں تبلیغ کا یہ پہلا ہی دن کہا جا سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل تھا۔ کہ اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا کام کیا۔ مخالفوں نے شرارت کا کوئی پہلو نہ چھوڑا۔ لوگوں کو ہر طرح اشتعال دلایا لیکن احمدی احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی پابندی میں پورے صبر و استقلال سے کام لیا۔

(خاکسار سید عبد المجید از کوہاٹ)

کریام ۲۲ر اکتوبر یوم التبلیغ سے پہلے مردوں کی فہرست مرتب کی گئی جس میں مقام اور حلقہ درج تھا۔ اور تعداد میں فہرست یکصد احمدیوں کی تھی۔ جس میں ۱۸ انصار اللہ تھے۔ اس دن کے لئے پانچ وفد بنائے گئے۔ باقی احمدیوں نے فرداً فرداً تبلیغ کی۔ یوم تبلیغ میں تین طریقوں سے تبلیغ کی گئی۔ (۱) دعوت چائے پر بلا کر (۲) باہر گاؤں میں جا کر (۳) مقامی طور پر یوم تبلیغ سے پہلے انصار اللہ نے راتوں کو احمدیوں کے مکانوں پر جا کر انہیں تبلیغ کے طریقوں سے آگاہ کیا۔ یہ دن زمینداروں کیلئے بہت ضرورت کے ایام تھے مگر زمینداروں نے کام چھوڑ کر تبلیغ کی۔ اور باہر کھیتوں میں جا کر تبلیغ کی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور دیواروں پر چسپاں کئے گئے۔ امیر جماعت نے تبلیغ کرنے والوں کا معائنہ کیا

خاکسار محمد علی خان سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ کریام

سارچور . مواضعات ملونڈی اور تکیہ فقیراں میں تمام دن تبلیغ کی گئی۔ بارہتوال کے مسلمانوں نے تبلیغی گفتگو سننے کے بعد کہا۔ آپ ضرور ہمارے پاس آیا کریں۔ اور ہمیں دین کی باتیں سنایا کریں۔ ملانے ہمیں کہتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی بات مت سنو۔ مگر معلوم ہوا۔ کہ عمداً اپنی روزی کی خاطر ہم کو گمراہ کرتے ہیں۔ موضع قادیاں راجپوتاں میں بھی چند دوستوں نے تبلیغ کی۔

(مولا داد سکرٹری تبلیغ سارچور)

بریلی ۲۲ر اکتوبر کو تمام جماعت احمدیہ بریلی نے یوم التبلیغ منایا۔ پوسٹر ندائے ایمان شہر کے مناسب مقامات پر چسپاں کئے گئے۔ ندائے ایمان اور دیگر ٹریکٹ فرداً فرداً اکثر لوگوں میں تقسیم کرنے کے بعد تمام شہر میں تقسیم کئے گئے۔ ڈاکٹر محمد عمر صاحب نے اپنے مکان پر بہت سے احباب کو مدعو کرکے تبلیغ کی ندائے ایمان کے چسپاں کرنے میں بہت سے احمدی بچوں نے بھی حصہ لیا: (محمد یونس از بریلی)

بھوماں وڈالہ (امرتسر) "ندائے ایمان" عقائد احمدیہ اور علماء زمانہ کی غلط بیانی۔ صداقت مسیح موعود۔ التبلیغ۔ پکارنے والے کی آواز" وغیرہ ۵۲۵ تقسیم کئے گئے۔ بھوماں وڈالہ جمزہ مجیٹھہ ساری وڈ میں بھی تبلیغ کی گئی۔ خاکسار

محمد عبد الحق سکرٹری تبلیغ بھوماں وڈالہ (امرتسر)

پائل (ریاست پٹیالہ) فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ موضع امونہ اور افضل پور میں بھی تبلیغ کی گئی۔

(علی بخش سکرٹری تبلیغ پائل ریاست پٹیالہ)

گھٹیالیاں (سیالکوٹ) انجمن اصلاح و تنظیم تعلیم الاسلام سکول گھٹیالیاں کا ایک وفد جس میں انجمن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے بعض ممبران شامل تھے۔ بغرض تبلیغ روانہ ہوا۔ کوٹ سٹو۔ محمود پور جلو والی۔ کالو غازی۔ اور اوجہ جبر کے مسلمانوں کو احمدیت کی دعوت دی گئی۔ حاضرین پر اچھا اثر ہوا (عنایت اللہ خاں سکرٹری)

جے پور . یوم التبلیغ بخیر و خوبی گزرا۔ ایک معزز غیر احمدی دوست سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ان کے نام انگریزی ریویو آف ریلیجنز جاری کرایا جا رہا ہے (خاکسار محمد لطیف)

کلانور یوم التبلیغ کامیاب طور پر منایا گیا۔ شیخ گلاب الدین صاحب سردار محمد صاحب اور خاکسار کلانور سے اور شیخ علی گوہر صاحب رحیم آباد سے موضع شاہ پور گورایا میں گئے۔ اور وہاں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں شہر کلانور کے دوستوں کی متفقہ تجویز کے مطابق معززین شہر کو چائے پر بلایا گیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ساڑھے چار بجے کے قریب مرزا اعظم بیگ نے غیر احمدی اصحاب کے مجمع میں ایک مضمون سنایا۔ ندائے ایمان نمبر ۴ ختم نبوت۔ ریویو آف ریلیجنز۔ مباحثہ مصر اور مصباح وغیرہ تقسیم کئے گئے (مرزا مبارک بیگ)

نابھہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر شہر کو مختلف حلقوں میں تقسیم کرکے مختلف دوست تبلیغ کے لئے مقرر کر دیئے گئے۔ جنہوں نے صبح سے شام تک فرض تبلیغ کو کما حقہ ادا کیا۔ بہت سے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے (سکرٹری تبلیغ)

کاٹھ گڑھ - چند اصحاب نے قصبہ میں تبلیغ کی - اور ٹریکٹ "کیا آنحضرت کے بعد نبوۃ غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے" لوگوں کو سنایا گیا - تعلیم یافتہ لوگوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - اور زبانی بھی تبلیغ کی گئی - احمدی عورتوں نے تبلیغ میں حصہ لیا - احمدیہ گرلز سکول میں عورتوں کو بلا کر ایک ٹریکٹ سنایا - اور پھر گھروں میں جا کر تبلیغ کی - راٹے پور - ننگل - بٹہ - بجھوان - اٹاری - حسن پور - منڈیر - کمال پور - پڈیاں - تائیوال - مسکوال - تول - سارووال - ٹنڈوہ - ردہنوں - موہر - ٹاؤنہ - تاجو وال دیہات میں بھی احمدی احباب نے تبلیغ کی - (خاکسار - عبدالمنان از کاٹھ گڑھ)

دوارکا - یہاں ۲۲ تاریخ کو یوم التبلیغ بڑی شان و شوکت سے منایا گیا - غالباً یہ پہلا موقعہ ہے - کہ دوارکا میں احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچایا گیا - اور ان کی بہت ساری غلط فہمیوں کو دور کیا گیا - جناب چودھری عبدالحمید صاحب نے اپنے مکان پر لوگوں کو شام کے طعام کی دعوت دی - اور دعوت سے قبل تقریباً دو گھنٹہ تک نہایت ہی مؤثر تقریر کے ذریعہ حاضرین کو تبلیغ کی - مجمع میں تقریباً ۶۰ کے قریب مہمان تھے - دوارکا کے تقریباً تمام میمن قوم کے نمائندے تھے - دوارکا بٹالین سے جناب صوبیدار حمید خان صاحب بمعہ اپنے فرزند کے تشریف لائے تھے -

جناب سیٹھ ہاشم صاحب اور بابو عبدالغنی صاحب نے ہمیں یوم التبلیغ کو کامیاب بنانے میں بہت مدد دی - جس کے لئے ہم ان کے بہت شکرگذار ہیں -

چوہدری ثناء اللہ خان صاحب تلونڈی عنایت خاں والے نے جو کہ یہاں پر ملازم ہیں - اپنی اہلیہ صاحبہ کی بیعت کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر دیا ہے - اللہ تعالیٰ استقامت بخشے - (خاکسار - بشیر احمد از دوارکا)

دہلی - دیگر وفود کے علاوہ ایک وفد تین افراد پر مشتمل تھا - شیخ مختار احمد صاحب ایم - اے - مولوی عبدالمجید صاحب بی - اے - مولوی فاضل اور خاکسار - ہمارا فرض یہ مقرر کیا گیا تھا کہ اخبارات کے نمائندوں اور شہر کے بڑے بڑے علماء و دیگر معززین سے ملا جائے - چنانچہ جن اصحاب کو مل سکے - ان میں سے بعض کے نام درج ذیل کئے دیتا ہوں - مولوی سلطان محمود صاحب صدر المدرسین مسجد فتح پوری پندرہ بیس منٹ انہوں نے وقت دیا - مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند اور مولوی احمد سعید صاحب سیکرٹری جمعیۃ کے گھروں پر جا کر ملے - ٹریکٹ دیئے - سلسلہ کے متعلق گفتگو کی - ہر دو نے پھر بھی گفتگو کا وعدہ کیا - مفتی صاحب نے تو مدرسے کے وقت میں کہا کہ میں بات چیت کرنے کو تیار ہوں - علماء کو ہم نے عموماً ان کی ذمہ داری - مثلاً عوام کا سارا بوجھ ان پر ہے - خشیت الٰہی یاد دلائی - اسی طرح مولوی خدا بخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ سے دیر تک باتیں ہوئیں - مولوی شریف اللہ صاحب نائب الصدر مدرسہ فتح پوری - نہایت شرافت اور فراخ دلی سے ملے - علاوہ گفتگو کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا وعدہ کیا اور کتاب طلب کی - انشاء اللہ تعالیٰ انہیں انجام آتھم مطالعہ کے لئے دی جائے گی - مسجد فتحپوری بہت بڑی مسجد ہے - اور بہت بڑا مدرسہ ہے - جس میں مولوی فاضل منشی فاضل - کے کورس کے علاوہ بڑی بڑی درسی کتب ہر فن کی - فقہ - منطق - فلسفہ - حدیث - کلام ختم کرائی جاتی ہیں بلکہ اسی میں ایک ہائی سکول بھی ہے - اس مدرسہ کے قابل طلباء کو خاکسار پہلے بھی گاہے گاہے ملتا رہتا ہے - حاجی محمد صدیق صاحب ملتانی میونسپل کمشنر و رئیس سے ملے - جو بہت اچھی طرح پیش آئے - اور سلسلہ کا ذکر محبت سے سنا - اخبار ملت کے ایڈیٹر مسٹر جعفری - اور الجمعیۃ کے ایڈیٹر مولوی محمد عثمان صاحب بھی بہت اچھی طرح پیش آئے - الجمعیۃ کے ایڈیٹر صاحب نے ندائے ایمان کے باقی نمبر بھی طلب کئے -

(خاکسار - احقر محمد نذیر ملتانی مولوی فاضل حال دہلی)

لنگے (گجرات) جماعت کے دوستوں نے وفد کی صورت میں گاؤں میں پھر کر تبلیغ کی - اور گھروں پر جا کر ندائے ایمان ۱ و ۲ عورتوں اور مردوں میں پڑھ کر سنایا - تمام لوگ غور سے سنتے رہے - اور اشتہار خواہش سے طلب کئے - ہماری طرف سے بہت اشتہارات تقسیم کئے گئے (معراج الدین سیکرٹری)

بہلولپور (لائل پور) احباب کو مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے وفود کی صورت میں بھیجا گیا - بہت سے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا گیا - عموماً لوگوں نے بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں - "ندائے ایمان" ۱ و ۲ بھی تقسیم کیا گیا - ایک آدمی نے احمدیت کی سچائی اور جماعت احمدیہ کے ایثار کا اقرار کیا - بعض نے جلسہ سالانہ پر جانے کا وعدہ کیا - بہرحال احباب نے بڑی جرأت کے ساتھ تبلیغ کے فرض کو سرانجام دیا -

(الیاس الدین سیکرٹری)

شاہجہانپور - اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے گزرا - ہر جگہ ندائے ایمان اور دوسرے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - اور اکثر مقامات پر متلاشیان حق سے تبادلہ خیالات ہوا - ہمارے تمام احباب نے محبت اور امن و امان سے کام کیا - ہماری حکمت عملی سے مخالفین بھی متحیر نظر آئے -

شہر کے مضافات میں سے قصبہ تلہر - کٹرہ اور بعض دیگر قصبات میں بھی کامیاب تبلیغ ہوئی - انصاف پسند لوگوں پر تبلیغ کا نمایاں اثر نظر آتا تھا - غرض ہر لحاظ سے تبلیغ کامیاب رہی -

(سخاوت علی سیکرٹری)

امرتسر - یوم التبلیغ بڑی شان سے مناتے ہوئے مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی ظفر علی صاحب سے "آخری فیصلہ" اور "ختم نبوت" پر تبادلہ خیالات بھی کیا - (دل محمد مولوی فاضل)

نینی تال - ایک سو تبلیغی ٹریکٹ نینی تال میں تقسیم کئے گئے - علاوہ ازیں میرے ماموں صاحب نے بعض دوستوں کو اپنے گھر پر مدعو کر کے پیغام حق پہنچایا - نیز میں نے دو مسلمان دوکانداروں کو تبلیغ کی - دو تبلیغی خط بھی ارسال کئے گئے -

(مبارک احمد خاں)

پٹیالہ - جماعت احمدیہ پٹیالہ نے سارا دن تبلیغ میں گذارا - بعض دوست دو دو مل کر دیہات میں گئے - اور بعض نے شہر میں انفرادی تبلیغ کی - ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے - اور ندائے ایمان ۱ و ۲ پڑھ کر سنایا گیا (عبدالعزیز نائب مہتمم تبلیغ)

بمبئی ۲۲ اکتوبر خاکسار نے چند تبلیغی خطوط لکھے - ٹریکٹ بھیجے - پھر اپنی ۷ - ۸ سالہ لڑکی طاہرہ کو لے کر مالابار ہل چوپاٹی گیا - جہاں ایک امیر آدمی کو تبلیغ کی - اور ایک مکان میں دو ایرانیوں اور دیگر لوگوں کو تبلیغ کی - طاہرہ نے تلاوت کے بعد ما محمد الا رسول سے استدلال کرتے ہوئے وفات مسیح پر مختصر سی تقریر کی - جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا - ایک ایرانی نے قادیان آنے اور احمدیہ لٹریچر دیکھنے کا وعدہ کیا - اور غیر احمدی علماء کی افسوسناک روش پر اظہار افسوس کیا -

(محمد عبدالرحیم سیکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ نزیل بمبئی)

پٹی - ۲۲ اکتوبر پٹی کی جماعت نے یوم التبلیغ بڑی سرگرمی سے منایا - مقامی غیر احمدیوں میں کئی قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے - مثلاً ندائے ایمان - صدائے آسمانی التبلیغ ایک کھری بات - عظیم الشان پیشگوئی - احمدیہ جماعت کے عقائد - صداقت حضرت مسیح موعود وغیرہ - تمام شہر میں ٹریکٹ تقسیم کرنے کے علاوہ ہر ایک مناسب مقام پر اشتہارات چسپاں کئے گئے - بعد ازاں ہر ایک احمدی بھائی نے فرداً فرداً تبلیغ کی - اس کے بعد ایک جلسہ بر کوٹھی سید محمد حسین صاحب ہونا قرار پایا - کافی غیر احمدی اصحاب تشریف لائے - تلاوت قرآن اور نعت خوانی کے بعد جناب مولوی احمد الدین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود پر مفصل اور معنی خیز تقریر کی - آخر میں سید محمد حسین شاہ صاحب نے ٹریکٹوں کو پڑھا اور بدلائل سامعین کو سمجھایا - جلسہ کامیاب اور پُر امن رہا (خاکسار - ڈاکٹر مرزا محمد جمیل بیگ سکرٹری تبلیغ)

رسالہ البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ کا تازہ نمبر

اس رسالہ کا ساتواں اور آٹھواں نمبر ۴۸ صفحات پر مشتمل شائع ہو گیا ہے۔ اس نمبر میں جامع ازہر کے رسالہ نور الاسلام کے جواب الجواب کا جواب دیا گیا ہے۔ جس میں قریباً تمام اختلافی مسائل پر بحث آ جاتی ہے علاوہ ازیں اور بھی مضامین ہیں مختصر فہرست یہ ہے۔ (۱) عاد الاسلام غريباً فمل من ينا صره (۲) البراهين الجلية في الرد على المجلة الازهرية (۳) النبوة غير التشريعية و حقيقة ختم النبوة (۴) خيبة مدعي النبوة كذباً واهلاكه (۵) مدعي الوحية ومدعي النبوة و مسئلة الامهال (۶) صدق حضرة احمد المسيح الموعود عليه السلام (۷) الرد على مفتريات جويد (۸) الفتح المصرية (۸) فلسطين تحتاج الى زعيم روحي كالانبياء۔ جو دوست اس رسالہ کی خریداری منظور فرماویں۔ وہ سالانہ قیمت ۳؍ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کی خدمت میں بھیج دیں۔ خاکسار:- ابو العطاء الجالندھری از حیفا۔ فلسطین

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کے چھوٹے بھائی سید عبد الحمید صاحب غزنوی کے انتقال کی خبر جو گذشتہ پرچہ میں معاصر "انقلاب" میں دیکھ کر شائع کی گئی تھی۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ بالکل غلط ہے اور مولانا کے کسی دشمن نے شرارت کی ہے۔

موپلاؤں کو ان کی شورش کے باعث فوج میں بھرتی نہ کرنے کے متعلق حکومت نے جو پالیسی اختیار کی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے موپلا رجمنٹ کو توڑ دیا گیا تھا۔ پال گھاٹ سے ۲۶ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت نے اسے منسوخ کر دیا ہے اب موپلاؤں کو مالابار بٹالین میں بھرتی ہونے کی اجازت مل گئی ہے۔

رام تیرتھ کے مندر پر قبضہ کرنے کے لئے بالمیکوں نے جو ایجی ٹیشن شروع کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق اطلاع ہے کہ اس نے نازک صورت اختیار کر لی ہے۔ ترنتارن۔ پٹی۔ بٹالہ۔ انبالہ اور جالندھر وغیرہ سے مندر پر قبضہ کرنے کے لئے بالمیکوں کے آئے ہوئے بہت سے جتھے اس وقت تک گرفتار کئے جا چکے ہیں اور انہیں قید و جرمانہ کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ ۲۶ اکتوبر کو امرتسر میں خاکروبوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں چودھری بنسی لال ایم۔ ایل سی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ رام تیرتھ کا مندر حقیقتاً بالمیکوں کا معبد ہے اور جب تک ہم اپنے مقصد کو حاصل نہ کر لینگے ایجی ٹیشن سے دست بردار نہ ہونگے۔ نوجوان بھارت سبھا نے بالمیکوں کے مطالبہ کی تائید اور ہندو دیودک سماج نے بھارت سبھا کی تائید کی مذمت کی ہے۔ گاندھی جی سے اس معاملہ میں مداخلت کی بذریعہ تار درخواست کی گئی۔ مندر کے مہنت نے بیان دیا ہے کہ ہندو کسی حالت میں بھی اچھوتوں کو اس تیرتھ پر قبضہ نہ کرنے دینگے البتہ اگر وہ جبراً قبضہ کرنے کا خیال ترک کر دیں۔ تو مندر میں ان کے پوجا پاٹ کرنے پر ہندوؤں کو اعتراض نہ ہوگا۔

جائنٹ کمیٹی کی کارروائی کے متعلق اخبارات میں جو اطلاعات شائع ہو رہی ہے۔ حکومت کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انہیں غیر مستند خیال کرنا چاہئیے۔ کیونکہ کمیٹی کی کارروائی کی کوئی سرکاری اطلاع اخبارات کو نہیں بھیجی جاتی۔

صوبہ بنگال میں پولیس کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت ۱۹۳۱ء مظہر ہے۔ کہ سال زیر رپورٹ میں دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کے شدید جرائم کی تعداد پچھلے سالوں سے زیادہ تھی۔ بنگال پولیس فورس کے تین ممبر قتل اور ۱۰۹ اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں مجروح ہوئے۔ رپورٹ میں اسلحہ کی چوری میں قدرے اضافہ دکھایا گیا ہے۔ اسلحہ کی سب سے زیادہ چوریاں میمن سنگھ۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ کھلنا اور رنگ پور میں ہوئی ہیں۔ بلوؤں کی تعداد ۱۹۳۱ء کے ۲۱۲ کے مقابلہ میں امسال ۱۱۹ تھی۔ رپورٹ میں گورنمنٹ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب تک دہشت انگیزی کی تحریک کا قلع قمع نہیں ہو جاتا۔ گورنمنٹ اپنے تمام ذرائع سے اس تحریک کے خلاف محکمہ سی۔ آئی ڈی کی حمایت کرے گی۔

لنکاشائر کا وفد ۲۵ اکتوبر کو نئی دہلی سے انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گیا۔ وفد مذکور کے ارکان کو اس بات کا احساس ہے کہ اگرچہ کوئی فوری مفید نتائج برآمد نہ ہونگے۔ لیکن توقع ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان جلدی ہی عمدہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔

ایک بنگالی تیراک مسٹر پی کے گھوش کے متعلق رنگون سے ۲۵ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اس نے متواتر ۷۹ گھنٹے ۲۴ منٹ پانی میں تیر کر دنیا بھر کا ریکارڈ مات کر دیا۔ پانی سے نکلنے پر اسے سات سنہری میڈل پیش کئے گئے۔

لاہور ہائیکورٹ کے آئندہ چیف جسٹس کے متعلق لاہور کے بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ الہ آباد ہائی کورٹ کے آنریبل مسٹر جسٹس ینگ اس جگہ مقرر کئے جائینگے۔ مگر نئی دہلی سے ۲۶ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ گورنمنٹ کے ذمہ دار حلقے اس خبر کی تردید کرتے ہیں۔ اب یہ کہا جاتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے سب سے سینئیر جج کو یہ جگہ دی جائے گی۔

سر سیموئل ہور نے لنڈن میں ایک تازہ تقریر کی جس میں کہا ہے۔ کہ مدناپور اور بنگال کے دوسرے شہروں میں انقلاب پسندوں کی جو سرگرمیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ ہم ان سے ڈرنے والے نہیں۔ کیونکہ یہ جنون عارضی اور مقامی ہے۔ مسٹر برج کا قتل بے شک افسوسناک ہے۔ مگر مقامی افسر نہایت دلیری سے قیام امن کی کوششیں کر رہے ہیں اور چار انگریزوں نے مدناپور میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بننے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ انگریزی قوم ہندوستان کا انتظام کرنے کے لئے سب مشکلات کا مقابلہ کرنے کو تیار ہے۔ اور اگر برطانوی اقتدار کو دھکا لگنے کا اندیشہ ہوا۔ تو ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ نہیں دی جائے گی۔

جارج ٹاؤن (دی آنا) سے ۲۶ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ایک عورت کے ہاں بیک وقت سات بچے پیدا ہوئے بچے اور ان کی ماں تندرست ہیں۔

نئی دہلی میں گرجا گھر تعمیر کرنے کے لئے لیڈی ولنگڈن نے چندہ کے لئے اپیل شائع کی ہے۔ جس کے جواب میں ہز میجسٹی ملک معظم نے ایک سو پونڈ دیا ہے۔

جموں سے ۲۴ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ علی بیگ اور سکھ چین پور کے مقدمات کے سلسلہ میں ۴۴ مسلمانوں کو تین تین سال سے بے کر عمر قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔

لاہور میونسپلٹی کے اجلاس منعقدہ ۲۷ اکتوبر میں مسٹر پٹیل کی وفات پر تحریک التوا پیش کی گئی۔ لالہ سندر داس صاحب وائس پریذیڈنٹ قائم مقام صدر تھے۔ پریذیڈنٹ کے کاسٹنگ ووٹ سے یہ فیصلہ ہوا کہ صرف پانچ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جائے جس پر ۹ ہندو اور سکھ ممبر واک آؤٹ کر گئے۔

مسٹر پٹیل کی لاش کے متعلق جنیوا سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ۹ نومبر کو بمبئی پہنچے گی۔

لاہور سے ۲۶ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ لاہور میں تقریباً دس لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک نیا کونسل ہال تعمیر کرنے کی پنجاب گورنمنٹ سے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔ اس کی تعمیر آئندہ ماہ مارچ یا اپریل میں شروع ہو کر ۱۹۳۴ء تک ختم ہو جائے گی۔ اس میں پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر بھی آ سکینگے اور موجودہ دفاتر میں اس وقت لڑکیوں کا کالج کھول دیا جائیگا۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی ممبر شریمتی کملا دیوی کو ۲۷ اکتوبر کو گلڈی واڑ (بمبئی) میں ایک امن شکن تقریر کرنے کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا۔

سندھ کی گورنری کے متعلق قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ افواہ ہے کہ موجودہ کمشنر مسٹر گبسن ہی گورنر بنائے جائینگے۔

سر میلکم ہیلی گورنر یو۔ پی کی جگہ جن کا عہد گورنری جولائی ۱۹۳۴ء میں ختم ہو جائے گا۔ الہ آباد سے ۲۷ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ اسمبلی کے موجودہ ہوم ممبر سر ہری ہیگ گورنر بنائے جائینگے۔

سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد ایک سرکاری اعلان کے ماتحت ستمبر کے خاتمہ پر ۲۹۹۴ تھی۔

آسٹرین گورنمنٹ نے ایک قانون کے ذریعہ ملکی لوگوں کے لئے قمار بازی کی ممانعت کر دی ہے۔

حیفا سے ۲۸ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ رعایا کی بغاوت کی وجہ سے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ دمشق اور یروشلم میں دوکانداروں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی